قطعجات و دیگر تاریخی نظمون کا انتخاب

نظمِ تاریخ کتاب سلسلۃ المرجان تفسیر ام القران مولفہ جناب مولانا مولوی حافظ شاہ غلام محمد غوث صاحب دام برکاتہ ساکن ترچناپلی

ہے بزم مین شمع نورافشان | ہے طور کلام حمد سبحان
ہے فکر کلیم شعر معراج | ہے نیرِ طبع اوج پر آج
مین کون ہے وصف کبریا کیا | وہ بات بڑی یہ منھ ہے چھوٹا
شایان ہی اُسیکو اُسکی قدرت | انواع کی ہے بنائی خلقت
اک کن مین کیئے دو کون پیدا | فرق اون مین زمین و آسمان کا
چاہا جسے عرش پر بلایا | چاہا جسے طور پر چڑھایا
اک کو کیا ظاہر اک کو مظہر | گر اک ہے عرض تو اک ہے جوہر
مفلس کیا اک کو ایک کو شاہ | اک کو کیا کوہ ایک کو کاہ
گمرہ کیا اک کو اک کو رہبر | خضر ایک کو ایک کو سکندر
اک کو کیا عالم ایک کو جاہل | اک کو کیا ناقص اک کو کامل
رف رف پہ چڑھا دیا کسیکو | گردون پہ بٹھا دیا کسیکو
اک پہ کی نار رشک گلزار | گلزار کو ایک کے کیا خوار
طوفان سے نوح کو بچایا | فرعون کو نیل مین بہایا

تھا لب پہ کسی کے من یرانی — تھا گوش زد اک کے لن ترانی

منسوخ کیا ہر ایک دین کو — ناسخ کیا عرش کے مکین کو

اک ڈال کے ہی یہ سب ثمر ہین — شیرین کوئی کوئی تلخ تر ہین

دی ایک کو ایک پر فضیلت — تا سب پہ ہو آشکار قدرت

آشفتۂ شاہد ریاضت — ق — سرگشتۂ نشّۂ عبادت

سردفتر زاہدانِ دوران — ہے ذاتِ غلامِ غوثِ ذیشان

پنہان ہین یہ سب سے سب مین پیدا — ہر حال مین ہین خدا پہ شیدا

مشغولِ عبادت اکثر اوقات — بیکار نہ ایک دن نہ اک رات

کیون کہیئے ہے خاک کا سرشتہ — انسان کی ہے روپ مین فرشتہ

آئی نہ نظر نظیر اصلا — عنقا کا پتا کہان ملیگا

مشہور ہین آپکی تصانیف — محتاج بیان نہین ہے توصیف

کیا تحفہ ہے فاتحہ کی تفسیر — لبریز ہے جامِ شکر و شیر

گل جھڑتے ہین منھ سے کیا زبان ہے — صد رشک ہزار داستان ہے

شیرین ہے شکر سے اسکی ہر بات — کیون قند و نبات کو نہ دے مات

ہر صفحہ مین سینکڑون بیان ہین — ذرہ مین زمین و آسمان ہین

ہر فقرہ مین ہے تجلی طور — ہر شعر ہے ایک کرۂ نور

قرطاسِ فلک نقاط اختر — ہر دائرہ ہے مہ منور

مضمون ہین ہے طرفہ آبداری
ہے خلد ہین سلسبیل جاری

جس جا ہین سکون دائرون پر
ہین طاقِ جنان پہ جام کوثر

چٹکیلی ہر ایک ہے حکایت
لب چاٹتی جس سے ہے حلاوت

یون ہوگئین نظم و نثر مربوط
جون شیر و شکر بہم ہون مخلوط

موقع پہ لطیف تر لطیفے
گلشن کی روش پہ جیسے پودے

پھولا کہین حمدِ حق کا گلزار
ذمِ ابلیس کا کہین خار

ہے صوم و صلوۃ کا کہین حال
ہے حج و زکوۃ کا کہین قال

حالت کہین نار اور جنان کی
صورت کہین سود اور زیان کی

یہان ذکرِ عروجِ مصطفیٰ ہے
وان ذکرِ نزولِ اشقیا ہے

اصحاب کا ذکر ایک جا پر
یکجا پہ کھلے ہین چار جوہر

یہان حسنِ معاشرت کے اذکار
وان قبحِ موانست کے آثار

ہر ایک حدیث اور روایت
گمراہ کو مشعلِ ہدایت

دارین کی نعمتین ہین باہم
یکجا پہ ہے نفع ہر دو عالم

جو چاہے حصول کیجیے گا
فردوس صلہ ہین لیجیے گا

اقسام کے درج ہین مضامین
یک دُرج ہین لعل و دُر ہین رنگین

لکھا ہے ہر اک بیان مسلسل
آسان ہے راہرو کو منزل

مرجان کا کہون کہ سلسلہ ہے
یاکانِ گہر کہون بجا ہے

یکعمر اٹھا اٹھا کے کڑیا ن	موتی کی پروئی ہین یہ لڑیان
فقرہ فقرہ مین ہے نزاکت	کیا کوٹ کے ہے بھری فصاحت
کیا خوب ہے نسخہ چشم بد دور	عصیان کا مرض ہو اس سے کافور
نظارہ سے چشم کو تراوت	پڑہنے سے زبان مین ہو حلاوت
تعویذ بنا کے گر رکھین پاس	ابلیس کا دور ہوگا وسواس
توصیف ادا نہ مجہ سے ہوگی	ہے قصہ دراز رات تھوڑی
اس باغ کی ہے نظیر عنقا	شبنم ہے نام یان خزان کا
یہہ رہبر راہِ کبریا ہے	یہہ خضر طریق مصطفےٰ ہے
مفتاح درِ نعیم ہے یہہ	مصباح رہ کریم ہے یہہ
یا مسلکِ مستقیم کہئے	یا سلک درِ یتیم کہئے
یا زادِ رہِ نجات سمجھو	یا باعثِ عافیات سمجھو
اس ناؤ پہ جو سوار ہوگا	ہوجائیگا اوسکا پار بیڑا

فرحت پی سال دل یہ بولا
یہہ توشۂ عاقبت ہے اچھا

ایضاً در صنعت توشیح

س	سزاوارِ دیہیم ہر سرزمین	لگے سرد کے روکھ مین بر ہین	ل
س	سریرِ فضیلت پہ بیٹھے وہ آج	لیاقت کے کشور سے جو لیوے باج	ل

ت	تبرک ہین ممدوح فرخندہ فال	اک آدم سرشتہ فرشتہ خصال	ا
ل	لکھی شرح کب فاتحہ کی مگر	ببشر پہ کہولا ہے گلشن کا در	م
ر	ریاحین کہین حمدِ حق کے لگے	جدہر دیکھو رحمت کے گل ہین کہلے	ج
ا	اودہر نازشِ مالکِ یومِ دین	نیایش ادہر طالبِ نستعین	ن
ت	ترشح ہدایت کی ہر جا عمیم	فضای روش جادۂ مستقیم	ف
س	سراسر ہے سامان نازو نعم	یراقِ طرب سازِ عشرت بہم	ی
ر	روان ابر رحمت سے نہرین ادہر	اودہر صاعقے ہین غضب کے اگر	ا
م	معاشر نہون سیر سے بے نصیب	اگر چاہتے ہین وصالِ حبیب	ا
ل	لگے مول ہین ہے بجا مالِ جان	قرانِ خدا کی کہلی ہے دکان	ق
ر	ریاضِ عبادت کی ہے یہ سبیل	امیدِ اجابت کی ہے یہ کفیل	ا
ن	نکال ابن مریم سے فرحت حساب	ہے دلخواہ تفسیر ام الکتاب	✖

ایضاً تاریخ مجموعہ تفسیر سورۂ یٰس و تبارک مولفہ جناب ممدوح

ہو کس منہہ سے شکر خدای قدیر	کیا ایک کو ایک کا دستگیر	
نہ کھلتا کبھی راز خوف ورجا	نہ مبعوث ہوتے بشیر و نذیر	
نہوتے اگر وارثانِ رسول	ہماری تہی میراث نارِ سعیر	علماء ١٢١٠ھ
ضلالت کی کافور ظلمت ہوی	ہدایت کا اختر ہوا اوج گیر	
خوشا طالعِ رہروانِ نعیم	ملا راہبر ایک روشن ضمیر	

خلیق ولیق وبلند احتشام | ہے برجِ فضیلت کا ماہِ منیر
یہ وہ طوطی شکرستانِ علم | کہ حیران ہین جون آئینہ ہمصفیر
لکھی ہے یہ تفسیر کیا ہی عجیب | ہے از قاف تا قاف عنقا نظیر
نیا جم ہے یہ اور نیا جام ہے | لکیرون کے اکثر مفسر فقیر
ہر اک بات شیرین ہی شکلِ نبات | ہر اک سطر ہی دروکشِ جوی شیر
بھری اسمین ہین سینکڑون خوبیان | بیان مجھ سے ہونگی نہ عشر عشیر
بہادر وہی ہے جو پاوے اسے | ہے یہہ بے بہا در کا گنج خطیر
نہین اس سے سودا کوی سودمند | ہے قیمت قلیل اور نفع کثیر

عطارد نے فرحت فدا کرکے دل
سن اسکا کہا مجمع بے نظیر

ایضاً ہجری

غلام غوث ذیشان نے لکھی جب | بجد و جہد تفسیر مبارک
کہا ہاتف نے سالِ طبع فرحت | ہے وہ کیا شرح یٰسین و تبارک

قطعۂ تاریخ درسن فصلی

بصد سعی ذیشان مفسر نے جب | کیا طبع یہ مجمع موعظت
لگا تھا سازِ نشاط ابد | ہوا دور دل سے غمِ آخرت
مہیا ہوا زادِ راہِ نجات | یہ فرحت سے کہنے لگی مغفرت

کہ فصل مین لکھہ از سرِ انبساط	سن اسکا ہے یہ توشۂ عاقبت

ایضاً فارسی

حبذا اینچہ باغ روح فزاست	مرغ دل از ہزار جان مشتاق
میوہ لفظ است ولذتش معنی	زرِ گل سطر و برگ گل اوراق
نثر اشجار و نظمِ تر انھار	بادہ لطفِ سخن لطیفہ ایاق
رونقِ روشنائی مشعلِ طور	ید بیضا ست صفحہ براق
کامران سائر از وصالِ کریم	ہر الف رکن کعبہ دائرہ طاق
ق گر نگارم سزد مولف را	معدنِ علم و مخزنِ اخلاق
زاہد و عابد و فقیہہ و لیئق	در عبادت بہ ہمگنان مشتاق
ہست پابندِ بند صوم وصلوٰۃ	نگذارد تہجد و اشراق
نیست مخفی بر اہلِ دل فرحت	مدح ممدوح شہرۂ آفاق
سرِ انجم نثار کردہ فلک	بی سن گفت جنت المشتاق

قطعہ تاریخ کتاب احسن المواعظ جلد دوم مولفۂ جناب مولوی صاحب ممدوح

دال ہے انقلاب لیل و نہار	کہ نہ اک وضع پہ رہی چرخ کی چال
دم مین لاکھون دکھائے نیرنگ	رنگ دوران گھڑی مین ہی گھڑیال
ہین کہان عرفی و اسیر و ظہیر	ہین کہان مصحفی و میر و جلال
سینکڑون تاجدارِ ملک سخن	ایک گردش مین ہوگئے پامال

کارنامون نے دی حیاتِ ابد
نام تا حشر ہو نہ وقفِ زوال

مشفقم مولوی غلامِ غوث
شہر مین اپنی آپ ہی ہین مثال

جملہ اطوار قابلِ تحسین ہین
خوش سیر نیک خلق فرخ فال

ذکر کیا کیجیے عبادت کا
ہین بشر صورت و فرشتہ خصال

واعظ و حافظ و مولف ہین
حسبِ دلخواہ ہر ہنر مین کمال

عمل و علم مین یگانۂ دہر
قاف سے قاف تک نظیر محال

یہہ فصاحت - کہ روبروے سحبان
لب کشائی کی کچھ رکھے نہ مجال

یہہ بلاغت ہو معرکہ آرا
بھاگے حسان ہین سپر کو ڈال

بات ہر اک نبات سے شیرین
کیون حلاوت کے منہہ سے ٹپکے نہ رال

شکرِ میرابِ باغ کن فیکون
نخلِ امید پھر ہوا ہے نہال

قالبِ موعظت مین طبع کی روح
پھونکدی پھر بفضلِ ربِ تعال

ہر ہواخواہ کے لئے کھولا
بابِ باغِ جنان بلطف و نوال

ہین مہیا یہان لوازمِ خلد
خلد سے کیون نہ دون مین اسکو مثال

صاد ہے چشم حور الف قامت
ہر سکون اسکا غیرتِ خلخال

رشکِ دندان ہے سین میم دہن
با ہے لب اور نقطۂ با خال

زلف پیچان ہے لام نون ابرو
بال افشان ہو دیکھتے ہی وبال

خوانِ نعمت ہے حرف دائرہ دار
ساغرِ سلسبیل ہے ہر دال

لفظ ہین برگ وبار سطر اشجار | لذت میوہ پر ہے معنی دال
جدولین چار سو حصار بہشت | خط مسطر ہے چشمۂ سلسال
یہ طوبیٰ کو کیون کہون طوبیٰ | ہے نہ تشبیہ یہہ فراخور حال
سائرون سے ہو اسکو بھی گردش | ہے بجا کہیے آسمان تمثال
روکش کہکشان ہین ہین سطور | نقطے انجم ہین دائرے ہین ہلال
حرف و کاغذ ہین کب سفید وسیاہ | صبح عید اور قدر کی ہین لیال
یہہ وہ گلشن ہے سیر خلد یہان | یہہ وہ گلبن کہ سدرہ جسکی ہو ڈال
یہہ وہ مسلک کہ جسکا ہر سالک | پائیگا قرب ایزد متعال
حال حج و زکوٰۃ و صوم و صلوٰۃ | درج ہے اسمین سب تمام و کمال
سینکڑون مسئلے ہین زیب رقم | اور اوراد ہفتہ و مہہ و سال
ہین مضامین وجہ وصل خدا | ق | ہے بتونکی نہ مدحت خط و خال
کی ہین یہ موشگافیان لاکہون | یون نہ کھینچی کسی نے بال کی کہال
بحر کو کردیا سبو مین بند | ہے نہ محتاج شرح یہہ اجمال
وجد کرتے ہین سنکے اہل سخن | نثر ہے یہہ اثر مین سحر حلال
اس قمر وش کا مشتری ہو وہی | جسکا طالع ہو نیر اقبال
مومن اس قوت جان پہ یون لیکین | جون متنجن پہ کال ہین اکال
کیا لکھوں ہے قلم زبان قلم | کیا کہوں ہے زبان ناطقہ لال

کرکے اعدا کا سرفدا فرحت	ق	گو ہے باہر زبان تری ٹکسال	
لکھا یہ بحری مین فی البدیہ۔ زہے		عمدہ ہے حسن الموعظ۔ سال	

نظم تاریخیہ توشیحہ تولد برخوردار سعادت نشان عزت آگین محمد حسام الدین طول العمرہ نبیرۂ جناب محمد فرید الدین صاحب کمندان المتخلص بہ فرید دام اشفاقہ

۲	ب	بہار ابکی عجب فرحت فزا ہے	ہر اک نخلِ چمن پھولا پھلا ہے	ہ	۵
۸۰	ف	فضائے گل ہے کیا ہی روح افزا	ضمیمہ ہے بہار خلد جس کا	ض	۸۰۰
۳۰	ل	لب جو سرو سے انگشت بر لب	حقیقت مین سمان ہے طرفہ تر اب	ح	۸
۱۰۰	ق	قرابے لے کے ہین پچو ہین یا گل	ہزارون چور نشہ مین ہین بلبل	ہ	۵
۶	و	وضو زاہد کا توڑے سیر گلشن	امنگون پر ہے ہر گلبن کا جوبن	ا	۱
۲	پ	پتا شبو کا کیا دون مین کہ کیا ہے	یدِ بیضا مین موسیٰ کے عصا ہے	ی	۱۰
۴	د	دمِ عیسیٰ کی ہمدم ہے صبا بھی	اچانک اس چمن مین روح پھونکی	ا	۱
۸	ح	حیا سے نیچی ہے نرگس کی چتون	سمن ہے تر زبان یک سمت سوسن	س	۶۰
۱	ا	ادہر جو بار اودہر ہے موسلادہار	می عشرت سے اہلِ بزم سرشار	م	۴۰
۴	د	دیا قمری کو طوقِ خطِ آزاد	یدِ طولیٰ یہ شادان سرو شمشاد	ی	۱۰
۵۰	ن	نئے گلشن سے تھا مجھکو اچنبہا	کہ ہر گلچیں غنچہ چٹخکر مجھسے بولا	ک	۲۰
۱۰	ی	یہ نیرنگِ اک گلِ امید کا ہے	وہان وہ گل یہان یہ گل کھلا ہے	و	۶
۱	ا	اس استبشار سے کچھ ہوکے چونچال	نہین پھولا سماتا دل ہے تا حال	ن	۵۰

۳	ج	جہان کا باغ جب تک لہلہائے	ابھر کر غنچہ یہ بھی ڈہڈہائے	۱		
۵	۵	ہوا مرغ خرد فرحت سے گویا	مبارک ثمرہ شادی بسن اسکا			

مضمون توشیح

بہ فضل حق ہوا پیدا حسام دین کیوان جاہ

قطعہ فارسی مشمولہ دہ تاریخ

بہ عشرت گاہ شرف آسمان جاہ	شدہ زیب تولد ماہ طلعت
فدایش باد جان بلبل جان	چہا واشد گل گلزار فرحت
فزون کرد آبروے رشتہ داری	در تابندہ درج محبت
بہ گردون کمندان چشم بد دور	عروج آفتاب مال و عزت
ملالم رشک شبنم گشت گردید	دلم چو مشرق مہر مسرت
سحرگاہم دل از روی دعا گفت	حسام الدین زید باشان و شوکت
رقم زد بے سر اعدا قلم باد	چراغ دودمان سال بشاشت
ز روی انبساط از دل شنیدم	بس فرخ بہار باغ فرحت
شود تا مہر نو افشان فلک گفت	بود تابان بسنش این مہ رفعت

سروشم گفت فرحت سال مسعود
مبارک مہر گردون سعادت

ایضاً اردو

بفضل مربیِ باغِ عالم بر شجرِ الطاف فخرِ آدم
گل ایک گلزارِ آرزو کی شرف مین سو رنگ سے ہے پھولا

وہ چاند مکھڑا۔ وہ رنگ نکھرا۔ وہ قدِ رعنا۔ وہ جہرِ سیما
بہت خوش آتا ہی۔ دل لبہاتا ہی۔ گل کا پودا ہے ایک بھبوکا

گہر ہے دندان تو لب ہے مرجان بھی زنخدان تو خطِ ریحان
یہ جنسِ عزت وہ کانِ دولت۔ یہ چہہ لذت۔ وہ خضر گویا

وہ چشمِ میگون ہلال ابرو۔ وہ زلفِ پرخم۔ وہ مشک گیسو
ہی عینِ عشرت کلیدِ فرحت ہی دامِ الفت مسرت افزا

جبین منور نیا ہے سمن بر دہن گلِ تر ہے خالِ اختر
مہِ درخشان مسرتِ جان خوشی کا سامان چراغ گہر کا

حیات و دولت۔ بلند ہمت کفِ عنایت شکوہ و شوکت
ہو روز افزون ہو شکلِ گردون ہو رشکِ جیحون ہو شل دارا

ہوئی جو فرحت کو یہ بشارت تھی جستجوئے سنِ بشاشت
کھلا گلِ باغِ آرزو۔ سال۔ بلبلِ دل چہک کے بولا۔
۱ ۳

قطعہ اردو مشمولہ دہ تاریخ

اب نسیم فضل سے فضال کی
گل کھلا باغِ شرف مین کیا عجیب
۱ ۹ ۶ ۶

ہے فضا اسکی نہایت جان فزا
باغِ فرحت مین ہوا پودا عجیب
۱ ۹ ۶

کر دیا دل کو عنادل نے فدا
غنچۂ نو یہ کھلا ہے کیا عجیب
۲ ۳ ۶ ۱۵

بام پر اس پارۂ دل سے گمان
چرخ پر روشن ہوا پارا عجیب
۱ ۹ ۶

روبرو جس کے ہے مہتاب رہتے
کیا ہی تابان صبح کا تارا عجیب
۱ ۳ ۵
۲ ۲

لب سے غنچے کے یہ نکلا وقتِ سیر
نخلِ شادی۔ سال۔ برلایا عجیب
۱ ۳ ۵ ۲ ۳

کیون نہو خوش۔ آج ہے پیدا ہوا — دل حسام الدین عشرت زا عجیب
دل کو یہ بھاتا نہ کیون کودک ہے۔ بسال — ماہ رخ گلفام مہ سیما عجیب
چشم انجم جس سے خیرہ۔ وہ دوام — ہو مبارک شرف دین لڑکا عجیب

فرحت اب باصد طرب بسال اخیر
لکھہ۔ کہ حق نے طفل یہہ بخشا عجیب

قطعۂ مشمولہ سیزدہ تاریخ

بحمد اللہ رونق بخش دنیا ہے حسام الدین — ہو سب حضار کو روشن چراغ دودمان ہے یہہ
ہوے شیرین بیانی سے جو مرغان چمن نادم — کہا سن کیا ہی رشک عندلیب گلستان ہے یہہ
چمن مین یک نظر باصد طرب دیکھہ اسکو سوسن نے — کہا۔ اب واہ کیا رشک بہار بوستان ہے یہہ
عجب کیا جد امجد کیطرح گر ہو یہہ موزون طبع — یقین ہے سال فرخ نکتہ سنج و نکتہ دان ہے یہہ
جبین پر کوکب اقبال تابان دیکھہ وایہ نے — کہا باصد طرب اب ایک جبہ فخر و شان ہے یہہ
ہے دونون کو حصول اسکی بہ دولت و دولت صحت — کہ نقش جان مادر ہے پدر کا حرز جان ہے یہہ
اعزا کو کریگا استعانت از سر الفت — عصا پیری کا ہے طاقت فزای ہر جوان ہے یہہ
لگا دامان مقصد ہاتھہ جب سن یوسف بولنے — عزیزو کہدیا مصر شرف کا کاروان ہے یہہ
نظر بھر جسنے دیکہا با طرب بے ساختہ بولا — یقین بیلے بس اسکا جت اریوح روان ہے یہہ
تبسم کرکے غنچے نے کہا دیکھہ اسکو گلشن مین — کہ گلزار جہان مین بس بہار بیخزان ہے یہہ

برآئی جب تمنائے دلی باصد خوشی دل نے
کہا سن واہ ہجری کام بخش و کامراں ہے یہ

کمیت عمر ہون ہمگام جولانگاہ محشر تک
کہا عیسی نے اب اک خضر کا ہی ہمعناں ہے یہ

تھی جسدم جستجوئے تحفۂ تاریخ فرحت کو
بشاشت نے کہا دل سے وہ نقد ارمغاں ہے یہ
۱۳۲۴

قطعۂ مشمولہ شانزدہ تاریخ

شکر حق واہ بہ قصر شرف گردوں جاہ
جلوہ گر جو ہوا لڑکا ہے وہ یکتا تمثال

یہ وہ پودا کہ جواب لائیگا ثمر دولت
یہ وہ ہے نخل ہوا باغ دل اب کیا ہی نہال

حال تولید کا کیں رشک ثریا کی لکھا
چرخ قرطاس ہیں یاں دائرے ماہ شوال

خویش احباب ہیں سب محو طرب جسکے سبب
باغ امید کا کیا ہی ہے یہ سبز آج نہال

کس خوشی کا ہیں جواب حال لکھا کرتا ہوں
دور خاطر سے ہوا اب مرا ہر رنج و ملال

دل سے یہ نکلی بثروت ہو حسام الدین دعا
کیا ہے یہ گلبدن و نیک سیر نیک خصال

ہو سر بدر تصدق ہے یہ نیکو اختر
بولی جان دل سے ہے کیا ہی یہ سیر فرخ فال

شکل گل آج ہو پھولا نہ سمایا فرحت
ہوا اظہار بنا یک گل امید ہے سال

ایضاً

خدا کے فضل سے جسدم فرید عصر کو پوتا
ہوا پیدا وحید دہر و نیک اطوار و فرخ فال

یہانتک دل تھا مصروف اشتراہیں جذب عشرت کی
گماں تھا ہو نہ عالم میں خوشی کا عید کے دن کال

یہان تک فاقہ مست اب بادہ عشرت ہے ہین سرخوش
ہوا ردنسخہ فرحت سے شکوہ ناتوانی کا
عنادل مدح خوانی کیا کرین اس غیرت گل کی
بجا ہے اسکو گر گلشن سے دون تشبیہ ہین جسکی
دم وصف ملاحت شانہ چھلتا ہے مضامین کا
عجب کیا خفتہ بخت اس دولت بیدار سے جاگین
رہین رخشندہ جبتک چرخ پر ماہ و خور و انجم
نواسا نانا کو دادا کو پوتا باپ کو بیٹا

جہان مین ہو گیا ہر چاند خالی کا مہ شوال
کہ ہو طاقت مین رشک زال پیر اب رشک رستم زال
کہ توصیف زبان مین جسکی سوسن کی زبان ہے لال
رگ گل انگلیان غنچہ دہان سوسن زبان گل گال
کہ جیسے چٹپٹے کہانے پہ پہکین گال مین گال
حسام الدین سے آگے حشمت اس دنیا کی ہے کیا مال
رہے تابندہ حق اے دن اسکا نیر اقبال
چچا کو یک بھتیجا ہو جے۔ لکہا بمبارک سال

ہے رائج سکہ اقلیم سخن مین گر ترا فرحت
تو ہو گی کسطرح باہر زبان دکنیان ٹکسال

قطعہ تاریخ کتخدائی جناب عبد القدوس صاحب فرزند جناب حبیب اللہ صاحب ساکن ترچناپلی

آگیا قافلہ عیش و طرب
آج سو رنگ سے پھولا ہے چمن
فرش گلشن مین بچھا ہو قلمون
لہلہاتے ہین گل و نرگس یا
سب نوا سنج ہین مرغان چمن

رنج نے کوچ کا بجوادیا کوس
ہر روش رو کش بال طاؤس
گل رنگین کے نہ سمجھو ہین عکوس
مے عشرت کے چھلکتے ہین کئوس
رقص مین محو ہین لیکن طاؤس

زاہد خشک ہوئے تر دامن
رونق افزا ہین بصد شان و شکوہ
کون کہتا ہے۔ ہے جوڑا بن ہول
سلک در کرتی ہے صدقے پروین
یہہ وہ ہے خسرو اقلیم کرم
یہہ ہے وہ خرمن الطاف و نوال
دامن دل در مقصد سے بھرا
ہووے زوجہ کو مبارک یہہ زوج
رونق افروز جہان ہون دونون
ایسی کیلین نہ ملے پر نہ ملے
دل سے فرحت یہ عطارد نے کہا

رہن می کرکے لباس سالوس
تخت نوشاہی پہ عبدالقدوس
قیمت طوس ہے زرین ملبوس
سیم و زر کرتے ہین قربان شموس
جسکے چاکر ہین جم و کیکاؤس
خوشہ چین ایک ہے شاہنشہ روس
کوئی در سے نہ پھرا ہے مایوس
ہووے نوشہ کو مبارک وہ عروس
مہ و انجم رہین جبتک محسوس
گر پرستان کو بھیجین جاسوس

کتخدا اس سن ہوئے عبدالقدوس
۲۴ ۱۳

قطعہ تاریخیہ توشیحیہ کتخدائی برخوردار عزت و اقبال نشان محمد نور اللہ صاحب کمندان طول عمرہ خلف الصدق جناب اسد اللہ صاحب کمندان ساکن ترچناپلی

۲	ب	بہار آئی ہے پھر پھر بلبلوں کی جان میں جان آئی	صدا غنچے چٹخنے کی نہیں یا ہے دم عیسیٰ	ص	۹۰
۴	د	دم رفتار اب باد صبا بھی لڑکھڑاتی ہے	تحیر ہے ہوا کس بادۂ عشرت سے نشہ سا	ت	۴۰۰

عدد	حرف	مصرع
٤٠	م	مئی عیش و طرب کا دور ہے ہر سمت گلشن مین
١٠	ی	یہانتک سرو کو نشہ نے دی ہے آزادی
٥	ھ	ہوا ہے ٹھنڈی ٹھنڈی اودی اودی ہے گھٹا سر پر
١٠	ی	یہ سوست زاہدانِ خشک کے ہے زہد مین یانتک
٦	و	وفور نشہ سے سر پر اٹھایا باغ بلبل نے
١	ا	امنگین نوجوانانِ چمن کی دل لبہاتی ہین
٥٠	ن	نرالا ہی سمان گلشن کا نادر ہے بہار ایکی
٢٠٠	ر	رباب و چنگ و نے نوبت بنوبت بجتی ہے ہر سو
٣٠	ل	لبالب سیم و زر ماہ و خور کی کشتیان کر کے
١	ا	اٹھا کر باغبان کف مین ہے ہاتہ کہتا ہون
١	ا	ارادہ سالِ فرخ کا ہوا جب کلکِ فرحت نے

مصرع	حرف	عدد
کہین خوشبو ہے متوالا کہین ساغر بکف لالا	ک	٢٠
نہ ہوتی چرخ کی گر سد اڑاتا عرش پر جھنڈا	ن	٥٠
وضو کو شیخ کے کرتی ہے ڈھیلا قلقل مینا	و	٦
نہین تر دہنی کا اونکے دہن پر کوئی دہبا	ن	٥٠
شراب عیش نے اب دل بڑہایا ہے ہزارون کا	ش	٣٠٠
ہر اک نخلِ چمن ہے دہانے جوڑی پر سدا اکڑا	ہ	٥
وصال اک رشک بلبل ہے ہوا اک غیرت گل کا	و	٦
اودہر محو طرب دلہن ادہر وقف طرب دلہا	ا	١
لگاتار اونپہ قربان کر رہا ہے گنبدِ خضرا	ل	٣٠
ہرا ہر فصل مین ہو اونکی ہر امید کا پودہا	ہ	٥
بصد تمکین ہے نوشاہ نور اللہ اب لکھا ١٣٢٥	ب	٢

ایضاً قطعہ تاریخ کتخدائی برخوردار سعادتمند دوجہان محمد عزیز اللہ صاحب کمندان خلف اصغر جناب ممدوح بالقابہ

عدد	حرف	مصرع
٢٠	ک	کدہر ہے دخترِ نیک اختر رند
١	ا	اٹھا کر جام جم دیجے ساقی
١	ا	ابھر آئے شگوفے آرزو کے
٣	ج	جوانانِ چمن سب سج رہے ہین

مصرع	حرف	عدد
ہے نوشہ زیبِ محفل ماہ تمثال	ہ	٥
بنے تا بزمِ جم یہ بزم امثال	ب	٢
کہلائے گل صبا نے طرفہ فی الحال	ک	٢٠
انوکھے گل نے غازے سے کیے گال	ا	١

۴۰	م	میسر طوقِ گردن قمریون کو	ہین پہنے سرو بھی موجونکے خلخال	ہ	۵
۶	و	وہ ہے ناز و نیازِ بلبلِ گل	ابھی شبنم کے منھہ سے گرتی ہی رال	ا	۱
۶۰۰	خ	خمِ سنبل پہ سوسن شانہ کش ہے	تو بکھرین اُسکی پھر زلفونکے کیون بال	ت	۴۰۰
۲۰۰	ر	ردا کو کرکے رہن اب دختِ رز سے	سجے ہین لب بلب شیخ نکو فال	ہ	۵
۶	و	وصال گل سے بلبل شاد و دایم	یہ دولہا اور دولہن ہون جوان سال	ی	۱۰

عطارد نے کہا دل کرکے قربان
کہ اب یکجا مہ و اختر ہوے سال

نظم تاریخ توشیحہ کتخدائی جناب محمد ابراہیم صاحب خلف شیخ محی الدین صاحب تاجر متوطن مدراس

ن	نور افشان ہوی پھر صبح وصال	ظلمت ہجر ہوی پھر پامال	ظ
م	مشتری آج ہے گل کی بلبل	تاک کی تاک مین ہے شیشۂ مل	ت
ا	ابھر آتے ہین شگوفے صدہا	رنگ آمیز گلستان ہے صبا	ر
ی	یک طرف قمری و سروِ جوبار	خمرِ عیش سے باہم سرشار	خ
ش	شاخ اُمید ثمر لائی ہے	آرزو وصل کی بر آئی ہے	ا
د	دخترِ رز کی ہنسی جب قلقل	یاد زاہد نے کیا توبہ کا قل	ی
م	مستی بادۂ عشرت سے ہو چور	حمدِ حق مین ہین نوا سنج طیور	ح
م	موسلا دھار برستی ہے گھٹا	دور مین ہے مۓ فرحت افزا	د

ا	اس اچنبھے سے ہوا جب حیران	بند تھی کھل گئی سوسن کی زبان	ب
ر	رشکِ گلزار ہے یہ دیرِ قدیم	آج نوشاہ ہوا ابراہیم	ا
ہ	ہے یہ وہ جس سے فلاکت نابود	یہہ ہے وہ جس سے عنایت کو وجود	ی
م	مردِ میدان حمایت ہے یہہ	صاحبِ جود و سخاوت ہے یہہ	ص
ا	ان نویدون سے ہوی جان خرم	حسرتین دل کی بر آئین پیہم	ح
ب	بزمِ گردون مین ہو تا مہ گردان	دور ہو جامِ محبت کا یہان	د
ا	اب ہو مخدوم نکیو نکر دل شاد	شاہ نو آج ہوا ہے داماد	ش
ف	فیض یاب آپ سے ہے اک عالم	آپ ہین بحرِ سخا کانِ کرم	ا
ق	قلم سحر نے لکھا فی الحال	ہوا وصل مہ و خورشید ہے سال ۱۳ ہ ۲۶	ہ

قطعۂ تاریخیہ توشیحیہ کتخدائی جناب مولوی محمد سعید صاحب قریشی خلفِ جناب مولانا مولوی غلام علی صاحب قریشی المتخلص بہ ناظم ساکن حیدراباد

۲	ب	بہار پھر آگئی چمن مین خوشی سے بلبل چہک رہی ہے	نہال امید پھر پھلے پھولے باغ کے ہر روش پہ مستان	ن	۵۰
۱۰	ی	یکایک اٹھی ہین چار طرف سے گھٹائین چھا رہی ہے	منڈیر پر مور ناچتے ہین تو کوئلین کوکتی ہین ہر جا	م	۴۰

مصرع	حرف	عدد
حصول شادی سے نغمہ خوان قمریان صنوبر پہ ہین لب جو	ح	۸
دکھاتے ہین طائر چمن زاد آئینہ طوطی جنان کو	د	۴
عجیب ہے فصل گل ابکی جھڑی ہے ساونکی لٹتا درن	ع	۷۰
دوگانا شادی کے بج رہے ہین مغنیان ساری سج رہی ہین	د	۴
امنگ مین ہر نہال گلشن وہ غنچون کے ابھر ابھر جوبن	ا	۱
اساڑھ کی چاندنی سہانی وہ دختر رز کی نوجوانی	ا	۱
وہ گل پہ بلبل کا صدقے ہونا وہ غنچہ کا چپکے مسکرانا	و	۶
الجھکے کہنا ہے گل سے لالہ جو حسن گلزار اب دوبالا	ا	۱
وہ شب مین عشرت کی کامرانی کہ قدر کی ہے نہ قدردانی	و	۶
رپوتی گائین وہ جوہری کے کہ جسکی ناہید مشتری ہے	ر	۲۰۰
وصال گل بلبلو مبارک تجھی یہین اور مبارک	و	۶
ہوس شادی کا جو خواہان تو کلک فرحت نے پھر اٹھائی	ہ	۵

مصرع	حرف	عدد
می طرح نے دیا لطرح کا عندلیبون سے سبکو دہوکا	م	۴۰
سماں بندھا ہے وہ گلستان کا اڑایا جس نے ارم کا خاکا	س	۶۰
یمن چمن کالی کالی بدلی ہوا کی سنسنی پٹا پتو دیبا	ی	۱۰
بناؤ سنگار ہین ہے حسن اور عشق ہین ٹھٹکے جلوہ آرا	ب	۲
شباب مین کوئی یاسمین تن خوشی سے سینہ لپٹا جیسا	ش	۳۰۰
نسیم کی گل پہ بدگمانی سماں ہے گلشن کا عشرت افزا	ن	۵۰
جوار جو سبزہ لہلہاتا ہے حسن اور عشق کا تماشا	ح	۸
ہے وہ گل اندام گلشن آرا کہ جسکا داعی ہوا ہے بلبل	ہ	۵
فضای گل فصل شادمانی ہے روز نوروز سے نرالا	ف	۸۰
نرالی ہے آن گت نئی ہے ادا کرشمہ ہے سحر غمزہ	ن	۵۰
شہی ہے گلشن کی ہمکو شبیک یار ور گلشن تمنا	ش	۳۰۰
بنے محمد سعید باشان جاہ و فرنوشتہ سال لکھا ۱۳ھ	ب	۲

ایضاً

ہو مژدہ باغ جہان مین پھر آئی فصل بہار
ملے ہین بلبل و گل پھر خوشی خوشی باہم

صبا ہے رقص مین مرغان باغ نغمہ سرا
ہے رعد طبل نواز آب پاش ابر کرم

وہ سرخ سرخ شفق اور سیاہ اودی اودی گھٹا
کہ جیسے پان کے لاکھے پہ مسی کا عالم

نسیم چلتی ہے کس گل کے خیر مقدم کو
کہ سرو سرو قد اٹھا ہے کس کے لیے قدم

چمن مین بلبلو کس رشکِ گل کی آمد ہے
ہوا ہے طائرِ رنگِ گل آج جون شبنم

رخ و زبان سے ہین شرمندہ کسکے سوسن و گل
کہ صمّ و بکم کا طاری ہے دونون پر عالم

ہین شاید آج محمدّ سعید تخت نشین
کہ جسکی نوشہی شاہی سے جم کی کچھ ہنین کم

نثارِ سہرہ کیا کان در ثریا نے
فدای رخ مہ و خور سیم و زر کرے ہین ہم

ہے شمع بزم سے خورشید و ماہ کا دہوکا
کچھ آسمان سے کوٹھیکا کم ہنین خم و چم

پرے جمائے ہوے چار سو پری رو ہین
سمان ہین حور وشون سے ہے کوچہ کوچہ ارم

ہے روز غیرتِ عید اور شب برات ہر رات
زمانہ وقفِ طرب محوِ عشرت اک عالم

بسی جو شادی الم ہو گیا عدم آباد
ہم آشیانہ عنقا ہے آشیانہ غم

مبارک اور سلامت کی ہوم ہے یکسمت
ملاتے اہلِ طرب یکطرف ہین زیر او بم

مئ نشاط سے سب فاقہ مست ہین مخمور
گدا کے کاسہ پہ سبکو گمانِ ساغرِ جم

وہ نعمتین ہین مہیا کہ بو اگر سونگھے
تو لائے برہمن اسلام چھوڑ دیر و صنم

نہ کر سکیگا کوئی مفلس و غنی مین تمیز
ہے خاص و عام کیا ایک اسکا لطف اعم

حبیب حق کو سلیمان شکوہ کیونکہ کہون
ہے ختم اسپہ کرم اوسکو ملگیا خاتم

خدیو مصرِ شرف نام ہے غلام علی
کہ رشکِ قیصر و دارا و جم ہین جسکے خدم

عجب وہ ملک سخن کے ہین ناظم و ناسق
کہ جسکے نسق سے منسوخ ناسخانِ اقم

خدا کرے وہ عروسین مین ہو آمیزش
ہو جیسے شیر سے آمیختہ شکر باہم

فلک پہ دور مین جبتک ہو آفتاب کا جام
مئ نشاط سے سرخوش ہون دونون اور خرم

سنِ سعید سرِ انبساط سے فرحت
نکاح ابنِ غلام علی ہے زیبِ رقم
۱۳۱۲

قطعہ تاریخ و تہنیت نکاح خوانی نیّرِ آسمان عزّ و جاہ جناب شاہ محمد صفی اللہ صاحب قادری النقشبندی خلف الرشید مہرِ سپہرِ جاہ جلال رونق بزمِ فضل و کمال حضرت مولانا مولوی حاجی شاہ محمد رحمۃ اللہ صاحب قادری النقشبندی مرحوم و مغفور

مژدہ ای دل کہ بہار آئی ہے پھر گلشن میں
گل کے پہلو میں اڑاتی ہے مزہ بلبل آج

ہر روش پر ہیں گل و سوسن و صد برگ کھلے
کہیں یاقوت جڑے ہیں کہیں نیلم پکھراج

دخل اس محفلِ شادی میں ہے کس نوشہ کا
کسنے غم کو دیا آفاق سے حکمِ اخراج

بزمِ عشرت ہے یہ کس اہلِ شریعت کی کہ یہاں
ساری بدعات سے ہر ایک کا کارہ ہے مزاج

گر ہیں سامان طرب جملہ و شرع میں ہیں
طاقِ سنت پہ دھرے جملہ مزامیر ہیں آج

جسکو سو جان سے کل اہلِ طرب نے تھا لیا
بکتی ہے کوڑیوں کو آج وہی شہنی عاج

کیوں نہ دارین میں ہو تارکِ بدعت کو عروج
اوسکے صدقے سے ہوا عرش پہ جسکو معراج

کل خریدیگا وہی باغِ جنان خالق سے
آج دنیا ہے جو یہاں سکۂ سنت کو رواج

محفلِ دہر سے کی ظلمتِ بدعت کافور
رحمۃ اللہ جو ہے بزمِ شریعت کا سراج

ہے اسی شیخ مکمل کی کرامت کا ظہور
نعمتیں خلد کی دنیا میں میسر ہوں آج

زوج و زوجہ کے پھلیں پھولیں نہال امید
یارب از عون شہِ مرسل و آل و ازواج

جستجو سال کی فرحت جو ہوئی دل نے کہا
جب سنت ہوئی شادیِ صفی بارے آج

عرضیٔ بگزارشِ حالِ پرملال دوست فرخ فال سعادت ولیاقت نشان مشفقی مکرمی محمد غلام غوث صاحب خان بخدمت جناب شیخ محی الدین صاحب خان بہادر جاگیردارِ بنگلور

المدد ای سببِ راحتِ جانِ عالم
تشنہ لب ہوں صدف آسا میں تو نیساں کرم

فاقہ مست آج ہیں مستِ می عشرت تجھ سے
کاسہ درویش کا اس دور میں ہے ساغرِ جم

کشتِ امید خلائق ہوئی یکسر شاداب
جب لگاتار برسنے کو ترا ابر کرم

خوشہ چیں سینکڑوں تیرے ہیں امیر او فقیر
پر تری ذات ہے اک خرمنِ الطاف اعم

تو یہ خورشید کہ چمکی جو شعاعِ اکرام
باغ دنیا سے اڑا ریج برنگِ شبنم

بجگیا لطف کا ڈنکا زسمک تا بسماک
ہے بجا بحرِ سخا کہیے تجھے ابر کرم

کال میں تیر حوادث سے ہوئے جو گھائل
زخم دل پر او نہیں بخشش کا لگایا مرہم

کیا عجب ہوں ترے احسان کے زندے مرہون
جب پہنکر ہوئے ممنون کفن اہلِ عدم

دستِ بخشش ہے تری غرقِ عرق ہی جیحون
انگلیان لطف مین ہین رَوِشِ ستلج جھیلم

دس کی جا سو دئیے اور سو کی جگہ بخشے ہزار
کسقدر جوش پہ ہے واہ ترا بحرِ کرم

مردِ میدانِ سخا تجھکو نکیونکر کہئے
آگے بخشش کے تری خان ہین ساکتِ حاتم

تجھ سے جان پائی یتیمون نے بحدِ وسعت
تجھ سے امداد اسیرون کو ملی ہے پیہم

آج کل سے یہہ نہین بندۂ درگاہ ترا
آگے ہمت کے تری چرخ ہے پشت سے خم

دین و دیندار عجب کیا کہ ہون تجھسے زندہ
محی الدین ہے ترے نام کا جزوِ اعظم

کیون پھریگا کوئی سائل ترے در سے محروم
غیر ممکن ہے تجھے ممکن و ہر لا ہے نعم

کھولکر ناخنِ ہمت سے گرہ ہر دل کی
خلق پر کردیا آسان ہر اک کارِ اہم

وعدہ وہ کیا ہے کہ جسکو نہ کیا تونے وفا
راسخ اقرار ترا اور ہے وعدہ محکم

مدرسے کیلئے واثق تھا اقرارِ امداد
چشم ہے ہوگا اب ایفا ازرہِ لطف و کرم

قابلِ حصر نہین جب ترے اکرام و نوال
کب ہے ممکن کہ ترا وصف بنے قیدِ قلم

ختم کرتا ہون دعا پر مین سخن اب تجکو
خضر کی عمر ملے کروفرِ قیصر و جم

قطعۂ تاریخ تعمیر مدرسۂ دبستانِ رحمت واقع بلدۂ تجاور
مشمولہ پانزدہ تاریخ

سعیِ جنابِ قادرِ ذی اقتدار سے
بن ٹھیکے ۔ ولیفر صاحب دیارِ علم
۱۸ ۱۳ ھ

رضوان نے دی وہین یہ ہوا خواہ کو نوید
باد خزان سے دور ہے جاو بہار علم

مریخ نے کہا سر اعدا کو کاٹ کر
ہو وہ مگر نیام سر ذو الفقار علم

آؤ عزیزو علم کی رکھتے ہو احتیاج
یہہ جای باوقار ہے حاجت برار علم

دربان کو اس نے صاحب دربار کر دیا
دادار کے ہے فضل سے قادر یہ وار علم

جو خوشہ چین تھے مالک خرمن ہین آجکل
بینا ہین کب ہین یون شجر بار دار علم

بے برگی کا نہ کھا غم اگر شوق ہے ہمین
کچھ شاق باریابی ہے آشا خسار علم

تعلیم یافتون کا ہے اب عرش پر دماغ
وہ اس زمین سے ہے بڑا اقتدار علم

منزل پہ پہونچے سیکڑون طالب یہ مدرسہ
اک بن گیا سرای سر رہگذار علم

غرق عرق بجور ہین نیسان ہے اشکبار
کیا ہے بہار درج در شاہوار علم

اس رنگ سے ہو کیون نہ زمانہ کا ایک رنگ
یہہ ہے وہ رنگ جمعیت انتشار علم

دیکھے سے شعلہ شوق کا ہوتا ہے مشتعل
کس سنگ مین نہ اسکے چھپا ہو شرار علم

یکجا تمہین ملیگی دو عالم کی کیفیت
آ- اب پیگا ہے یہہ سرای خمار علم

جاہل کو عالم اور کیا عالم کو منتہی
اللہ- اس کے ہاتھ ہے کیا اختیار علم

فرحت اس آستان پہ سر آسمان ہے خم
عالی وقار وہ ہوا دار القرار علم

قطعہ تاریخ توشیحیہ در مدح مشفقی مکرمی جناب سید قادر بادشاہ

صاحب کنٹر اکٹر بانیِ مدرسۂ دبستانِ حرمت واقع تجاور

ج	جہان مین کوئی کرے ہمسری کیا دعوے	نہو وجب کہ ممدوح کا عدیل و نظیر	ن
ا	اگر مین ماہ سے تشبیہ دون اسے ہے خطا	برابر اسکی ہے تنویر پر نہین تصویر	ب
س	سعادتِ ابدی کا یہہ مستحق ہو نہ کیون	یہ کرم سے ہین جسکے نہال امیر و فقیر	ی
د	درم کی قدر کو ہمت نے یون کیا پامال	قدم سے فلس کو ماہی کے جیسے ماہی گیر	ق
ا	اگر ہو بحرِ سخا جوش زن تعجب کیا	دوام اشکِ ندامت بہائے ابر مطیر	د
ر	ریاضِ داد و ستد کا ہے یہہ گلِ نورس	بہار مین کبھی اسکی ہوی نہین تغیر	ب
ا	اسی سبب سے مسمی بہ بادشاہ ہوا	دیار قدرت و ہمت کا ہے یہ عالمگیر	د
ش	شرف۔ نوال و لا خلق۔ ورع۔ زہد و عطا	انہین اصول و عناصر سے ہو گیا تخمیر	ا
ہ	ہے ہمسری کے سزاوار کب کوئی ہمسر	صدای طبل تھی شہرۂ امیر کبیر	ص
ا	اہم تھا کام جو ایجادِ مدرسہ کا کیا	حصول کرنی تھی خوشنودیِ خدائے قدیر	ح
ب	بفضلِ حق ہوی تعمیر وہ عظیم الشان	درود پڑھتے ہین قدوسیان چرخ میر	د
ا	اب التجا ہے خدای قدیر تجھ سے مدام	ق محمد عربی ہین جو شاہِ عرش سریر	م
ا	اوسی نبی مکرم کی مین سے ہو حصول	لزوم عشرت و ممدوح جیسے شکر و شیر	ل
ط	طویل عمر ہو دولت ہو اسکی روز افزون	اور انجم افقِ علم دین ہو اوج پذیر	ا
ف	فلک سے خواہشِ تاریخ جب ہوی فرحت	ہے سال آئی ندا ہمیتال ہے تعمیر ۱۳۱۸	ہ

مضمون توشیح ـ جناب سید قادر بادشاہ صاحب دام الطافہٗ

عرضی بحضور لامع النور ثریا جاہ گردون بارگاہ جناب نواب غلام محمد علی خان صاحب بہادر سی ـ یس ـ آئی پرنس آف ارکاٹ دام اقبالہٗ ازجانب بندۂ نیاز آئین محمد نور الدین صاحب خلفِ جناب منشی محمد عظمت اللہ صاحب مرحوم و مغفور بدرخواست خدمت موروثی

اگر معاف ہو گستاخیٔ سخن سازی ۔۔۔ حضور شہ مین بصد عجز ہے یہہ عرض فقیر
فسردہ دل کو ہوا کنج غم نصیب اکدن ۔۔۔ کہ رنج گردشِ گردونِ دون تھا دامن گیر
ہجوم یاس دہ چھلتا تھا شانہ سے شانہ ۔۔۔ امید کی کوئی چلتی نہ تھی وہان تدبیر
جگر کے نالہ سے آنکھون کے جاگ اٹھے سوتے ۔۔۔ اِدہر کڑاکتی تھی بجلی اودہر تھا ابر مطیر
سلام کے لئے آتی تھین حسرتین لاکھون ۔۔۔ کہ دمبدم میری حالت مین دیکھکر تغیر
کمان تھا ضعف سے قد تارِ اشک تھا چلّہ ۔۔۔ خدنگ درد و الم تھے دل و جگر نخچیر
کہا یہ دل نے مرے حالِ پر ملال کو دیکھ ۔۔۔ عبث ہے فکر ترا بے سبب ہے تو دلگیر
یہ کسکا عہد ہے ہے کون معدلت گستر ۔۔۔ کدھر شعور ہے اے بد تمیز بے توقیر

یہہ وہ عزیز ہے زہرا کنیز ماہ غلام — یہہ وہ خدیو کہ رشک فلک ہے جسکا سریر
یہہ وہ دبیر عطارد ہے بندۂ بے دام — یہہ وہ امیر کہ ہے مشتری اک ادنیٰ مشیر
یہہ ہے وہ خرمن فیض اک خوشہ چین و پن — یہہ ہے وہ ابر کرم سبز کشت جان حقیر
یہہ وہ خلیق کہ مخلوق جس سے ہین خرم — یہہ وہ شفیق کہ آسودہ ہین یتیم و لیسیر
ہین جس کے نام کے اجزا محمدؐ اور علیؑ — کرے وہ حل تری مشکل بفضل رب قدیر
ہے جسکے عہد مین پانی کا پانی دودھ کا دودھ — کوئی نہ عدل مین اسکا ہے اب عدیل و نظیر
جب ایسا عقدہ کشا شاہ وقت ہے تیرا — تو کس لیے ہے ہر آن بند رنج و غم مین اسیر
نوید سنکے یہ دل خستہ ہو گیا خندان — برنگ گل کہ گل اب کیا کھلاتی ہے تقدیر
تھے صدقہ خوار اب و جد زمانہ سے . محروم — رکھی ہے کسلیے میراث سے مجھے تقدیر
نفو اک قلم اہل قلم ہین انزودون — حضور مین ہوی بندے سے ایسی کیا تقصیر
اگر خطا بھی ہو چشم عطا ہے مجھکو کہ ہے — خطای خورد و عطائی بزرگ قول شہیر
ترا وہ عدل کہ اک گھاٹ پانی پیتے ہین — گو زن و شیر بہم دونو ہوکے شکر و شیر
یک التفات سے زردار ہو گئے لاکھون — نظر مین ہے تری اکسیر سے فزون تاثیر
نہ خانہ زاد ہے خواہان ملک و جاہ و حشم — خلف کو جای سلف گر ملے تو ہے جاگیر
عیان ہے سر و علن ہے فضول طول سخن — کہ تیرا روکش جام جہان نما ہے ضمیر
مین اور ثنا تری چھوٹا منہہ اور بات بڑی — گر اک عمر کہون ہو ادا نہ عشر عشیر
دعا یہی ہے کہ حق رکھے دور باطل سے — بیمن حیدر کرار و شبر و شبیر

تعریف عدل وانصاف

فروغ بخشِ فلکِ ماہ و مہر ہون جبتک
رہین بجاہ و حشم زیب بخشِ تاج و سریر

ہو بے نظیر کیون نورِ دین کا نیرِ بخت
ہے چرخِ لطف کا ممدوح ایک بدرِ منیر

قطعۂ تاریخ سجادہ نشینی مجمع الحسنات منبع البرکات معظمی مکرمی جناب مولانا مولوی شاہ محمد مجیب اللہ صاحب قادری النقشبندی دام برکاتہٗ ساکن ترچناپلی

شکر ہے والدِ ماجد کے سجادے پہ آج
رونق افزا مشفقِ ذیشان مجیب اللہ ہین

شمعِ بزمِ خاندان ہین افتخارِ دودمان
قابل و فاضل ہین عارف اور حق آگاہ ہین

بھائیون مین سار یہہ رکھتے نہین اپنا نظیر
آسمانِ جاہ کے انجم ہین وہ یہہ ماہ ہین

علم و فن خلق و مروت مین ہین یکتائے زمان
روبروئے حلم سارے کوہ رشکِ کاہ ہین

یکجا دو جانشینون کا پتا چلتا ہے آج
برجِ رحمت کی کشاکش مین زحل اور ماہ ہین

فیصلہ انکی خلافت کا کیا خود شیخ نے
ایک دو کیا جسکے شاہد سب گدا و شاہ ہین

اہلِ باطل بھی سنین کہتا ہون حق ڈنکے کی چوٹ
چھوڑ کر بھٹکین جو راہِ حق کو وہ گمراہ ہین

سچ اگر پوچھو تو جھوٹا اونکا دعوی ہے مگر
لائینگے خاطر مین یہہ۔ عاقل وہ خاطرخواہ ہین

دو نو فرقے صادق و کاذب کہین ہر قسم مین
لائقِ صد آہ وہ یہہ قابلِ صد واہ ہین

جنکو خلعت امتیازِ حق و باطل کا ملا
دین و دنیا مین وہی لوگ اہل عز و جاہ ہین

خوف کیا ہے انکو جو چلتے ہین سیدہی راہ پر
ٹھوکرون سے دور ہین روڑے جو سدِ راہ ہین

کہدیا فرحت سروشِ غیب نے سال سعید
جانشین رحمت اللہ وہ محبیب اللہ ہین
۱۳ ۲۵

قطعۂ تاریخ انتقال پر ملال عارجِ معارجِ فضل و کمال ناہجِ مناہجِ جاہ و جلال مربع نشینِ چار بالشِ شریعت نیرِ اعظم آسمانِ طریقت مقبول بارگاہ رسول الثقلین حاجی حرمین الشریفین حضرت مولانا مولوی شاہ محمد رحمت اللہ صاحب قادری النقشبندی رحمت اللہ علیہ سجادہ نشین خانقاہ ولی اللّٰہی متوطنِ ترچناپلی

حیف چون شیخ زمان رخت سفر بست از جہان
گنبدِ خضرا ندو دِ آہ مردم شد سیاہ

نورِ چین از لمعۂ ارشاد ابنای زمان
مہر عالم تاب او بود اینہمہ سیار و ماہ

واقفِ رازِ حقیقت کاشفِ اسرارِ حق
ہادیِ راہِ طریقت رہبرِ گم کردہ راہ

گوی سبقت بردہ از مردانِ میدانِ شہود
او عزیزِ مصرِ عرفان بود و ہمعصران سپاہ

خاک را منسوب با افلاک گر سازم خطاست
رو بروی کوہِ علمش علم عالم پرِّ کاہ

تارکِ بدعت شده در راهِ سنت زد قدم	همچو آبا داشت با اهلِ شریعت رسم و راه
آرزومندانِ دهر از صیدِ مطلب بهره یاب	حبذا دستِ دعا شد ناوکِ آماج گاه
از عنایاتِ خدا صد شکر قبل از رحلتش	جانشینِ جد و آبا شد محبیب الله شاه ۹

کلکِ فرحت از مدادِ اشکِ حسرت زد رقم

سن: جنابِ رحمت الله واصلِ حق شد به جاه

۱۳۵۲

رقعه تقریبِ نکاحِ دخترِ جنابِ یعقوب خان صاحب تاجر در صنعتِ توشیح

بسم الله الرحمن الرحیم

هست گلِ گلشنِ راز قدیم

ک	گذشت فصلِ خزان موسمِ بهار آمد	رسید بیم به نخلِ امید بار آمد	ر
ق	قبای چست سهی زیبِ جسم خود کرده	بشوقِ نغمهٔ قمری بجوی بار آمد	ب
و	وجودِ لاله بگلزار ریخت رنگِ طرب	لباسِ سبزه بر سبزه خضر دار آمد	ل
ا	اسیرِ گل شده در دامِ الفت سنبل	فدایِ گل و گلزار صد هزار آمد	ف
ت	ترنمِ طرب انگیز و رقصِ بادِ صبا	دم سحر به گلستان چه خوشگوار آمد	و
ز	زبی نشاط بپهلوی ماست شیشه و جام	همین بس است صغیر و کبیر کار آمد	ه
ی	یراقِ عشرت و سامانِ عیش ساز نشاط	عدوے شیخ کهن سال بو یار آمد	ع
ز	زفضلِ حق گلِ عقدِ نکاح بنت حقیر	درای خار به گلدستهٔ قرار آمد	و

ش	شریکِ بزم شدہ صبحدم زاکل طعام	رہین لطف کنی عرضِ امیدوار آمد	ر
ف	فدائی فیضِ اتم گشتہ ور دجان ہا زہم	بخوانِ سور سلیمان ذوی وقار آمد	ب
	مضمون توشیح - ع -	گر قبول افتد زہے عز و شرف	

رقعۂ ولیمہ مشفقی مکرمی عبدالجلیل صاحب در صنعت توشیح

و	وقفِ سپاسِ حق ہیں جوانانِ باغِ دہر	لایا ثمر نہالِ دلِ بے عدیل آج	ل
ی	یک سمت طائرانِ چمن نغمہ سنج ہیں	میناے دل کی اک طرف قال و قیل آج	م
ہ	ہر فاقہ مست مستِ مے انبساط ہے	عالم پہ کیا ہے رحمتِ نعم الوکیل آج	ع
ب	بادِ صبا سے غنچہ سناتا ہے یہ پیام	دے مژدہ ہے ولیمہ عبدالجلیل آج	د
ا	امید ہے جناب معلٰی سے بعد شام	لا کر قدم کرم کی لگائیں سبیل آج	ل
ج	جو حضر ہے کرکے تناول بصد طرب	لطف و کرم کی مجھکو دکھائیں دلیل آج	ل
ی	یک عمر تک رہونگا میں منت کش آپکا	لاریب اپنے عہد کا ہوں میں کفیل آج	ل
	مضمون توشیح - ع	ولیمہ عبدالجلیل	

رقعۂ تقریب نکاح دختر جناب عبدالعزیز صاحب ٹیلگراف انسپکٹر در صنعت توشیح

ز	زہے عشرت بفضل نخلبند گلشن امکاں	ہے ہر امید کا پودا ہرا دیکھو پھلا پھولا	ہ

ی	یہ اعجازِ کلیم اس فصلِ گل میں ہی نظر آیا	عصا ہر شاخِ شبو ہے گلِ شبو ید بیضا	ع
ز	زرو جامے پہ صرف اترا رہی کب گلِ خود رو	ترنم سے عنادل نے بھی ہے دور آپکو کھینچا	ت
ہ	ہوا ہمدم دمِ عیسیٰ کی ہے ہر باغ میں چلتے	وفورِ لطف سے غنچوں کو چٹخا کر کیا گویا	د
ن	نمو کو دی ہے طاقت اسقدر گردستِ عابد سے	گر تسبیح کا دانہ ہو نخلِ بارور پیدا	گ
ر	رفو چکر ہے زہد شیخ انکے شور قلقل سے	روا ہو کیوں نہ ہن مل ہو اقل آج تو بیکا	ر
و	وصال اس قامتِ زیبا کا بہایا کیا ہی قمری کو	نیا جوڑا جو دھانا پہنکر سرو سہی نکلا	ن
ق	قدِ رعنا پہ اپنے ہیں عروسانِ چمن نازان	فدا انداز پر ہیں طائرانِ خوش نوا صدہا	ف
ز	زبانِ گل فشان پر سوسن اپنی آپ ہے خندان	امنگوں پر جوانی کی ہے اپنی نسترن پھولا	ا
ی	یراقِ عیش و سامانِ طرب ہر جا مہیا ہے	می عشرت سے سرخوش گل ہیں بلبل گلچیں شیدا	م
ح	حیا کی نیچی نظریں تھا ہیں جب نرگس کی شبنم کو	فضا پر ہو کے مائل دل ہیں اسکے گھر کیا اپنا	ف
ل	لگا بیڑا اٹھانے وصلِ گل کا آج ہر بلبل	عزیزو گل کھلیگا کل نکاح بنت احقر کا	ع
ش	شریکِ بزمِ عشرت ہو کے وقت صبح بندے کو	رہیں لطف و احسان کیجئے گا ای کرم فرما	ر
ت	تناول کرکے ما حاضر برنگِ گل کھلا ہیں دل	رہوں جن غنچہ ممنون اوس نسیم عشرت افزا کا	ہ
	مضمون توشیح ع	زہے عزت ہو گر رونق فزائے محفلِ عشرت	

رقعہ تقریب ولیمہ فرزند جناب محمد یوسف صاحب تاجر و صنعت توشیح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہے گلِ گلدستہ لطف کریم

ش	شراب عیش سے ہر نونہال ہے سرشار	چمن چمن ہے معطر آج ابر فضل کریم	چ
ہ	ہےیہ باغ ہے اعجاز عیسوی سے دوچار	ملا شگوفہ کو نطق اور گل ہوے شنوا	م
ت	ترنگ پر ہے ویا شاخ نرگسِ گلزار	ید کلیم مین یا ہے عصای باغ نعیم	ی
ر	روان چمن مین کہین ہے نسیم عنبر بار	شمیم طرہ سنبل کہین ہے مشک فشان	ش
ف	خدا عنادلِ خوشگو ہر ایک گل پہ ہزار	یہ پربہار ہے گلشن یہ جان فزا جوبن	ی
ر	رداق نیلی سے جھڑتی ہے ننھی ننھی پھوار	فضا ہی باغ سہتی ہے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا	ف
ا	ادھر سبھی ہی عشرت کا کھینچتا ہے خمار	می نشاط سے ہین قمریان ادھر سرخوش	م
ن	نیاز مند کے فرزند کی ہے پائی قرار	یہ ہے وہ بزم جہان دعوت ولیمہ آج	ی
ی	یہان طلوع ہوں بعد غروب ہای مہ آثار	گر آپ کرکے کرم بہرِ اکل ما حاضر	گ
پ	پی نثار ہین جان و دلِ نیاز شعار	ادا کرونگا تہ دل سے شکر احسان کا	ا
	چشم ہے تشریف فرمائینگے آپ	مضمون توشیح۔ ع۔	

رقعہ تقریب نکاح دختر جناب عبدالرؤف صاحب نائب وصنعت توشیح

حروف مصرع ثانی			حروف مصرع اول
	بسم اللہ الرحمن الرحیم بست گل باغ کلام قدیم		
ل	لگا یہ تار برسنے امڈ کے ابر بہار	امنگ پر ہی عشرت کا یک جہان کو خمار	ا

م	مثالِ سبزۂ نوخیز گر شبیہ چمن
	لکھے جو خامۂ اندیشہ حالِ نغمۂ مرغ
ع	علاوہ غنچہ کے خلوت کدہ میں یہ نکہت
د	دمِ صبا میں ہے اعجازِ عیسوی جس سے
ل	لبھاتی ہے دلِ عالم کو ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا
و	وصالِ بلبل او دہر گل سے بنتِ احقر کا
ت	تناول آکے کریں یا حضر اگر دمِ صبح
ج	جو حرفِ ہر سرِ مصرع بصنعتِ توشیح

کھچے خیال کے مانی سے ہو خطِ پرکار	ک
فزون صریر پہ ہو ظنِ داستان ہزار	ف
بنا ہو حجلۂ عروسی کا یون نہ عنبر بار	ب
ابھر کے دم میں کھلی چشمِ نرگسِ بیمار	ا
روان فزائی ہر اہلِ طرب ہے رنگِ بہار	ر
فروغ بخش ادھر ہے نکاح عشرت بار	ف
امید ہے کہ کرم سے ہو ذرہ مہر شعار	ا
رقم کریں تو مکلف کا ہو بپا اظہار	ر

قطعہ توشیحہ تاریخیہ کتخدائی مہر سپہر جاہ وعزت نیر برج سعادت و لیاقت مصدر اشفاق مظہر اخلاق مجمع فروع واصول مشفقی مکرمی غلام رسول صاحب بی اے۔ صدر مدرس ٹریننگ اسکول مدراس

۶	و	وفورِ فضل میراب جہان سے
۵	ہ	ہوائی باغ یہ کہتی ہے اعجاز
۵	ہ	ہے قمری سرو پر گرم ترنم
۱	ا	ادا سے بسکر لیتے ہیں شگوفے
۴۰۰	ت	ترشح ہے گھٹا سے نے سے ہے

امنگوں پر ہے گل کا فصال اسال	ا	۱
مسیحا کے دہن سے گرتی ہے رال	م	۴۰
وصالِ گل ہے بلبل فارغ البال	و	۶
خوشی سے کھول کر ہنستے ہیں گل گال	خ	۶۰۰
رفاہِ بزمِ جم آگے ہے کیا مال	ر	۲۰۰

۵	ہ	ہوا خواہان گلشن کا یہ جمگھٹ	وفور شادیقین انجم پہ ہے فال	و	۶
۱۰	ی	یہان ہوتا ہے آج اک غیرت ماہ	اسیر دام عشق مہر تمثال	ا	۱
۳	ج	جناب جیلہ ذیشان کو داماد	انوکھا ہو مبارک اونکو فال	ا	۱
۱۰	ی	یہ ماہ و مشتری تا دور خورشید	کرین عشرت رہین باجاہ و اقبال	ک	۲۰
۳	ج	جوانی کا چمن یون لہلہائے	امیدون کے ثمر ہاتھ آئین فی الحال	ا	۱

لکھا فرحت نے یون توشیح مین واہ
مہ و اختر ہوئے آج ایک جا سال

ایضاً

پھر آئی ہے بہار گلستان دہر مین — پیدا ہوئی ہے پھر گل و بلبل مین رسم و راہ
مرغان باغ نغمہ سرا رقص مین صبا — جام طرب ہے دور مین اور ابر ہے سیاہ
ہمدم نسیم ہے دم عیسیٰ کی کیا عجب — ہو جائے دم مین طائر ذی روح پر کاہ
ساون کی رات دن ہے جھڑی صحن باغ مین — کرتی تھی آکے سیر جو بہادون مین گاہ گاہ
کیونکر نہ آئین لاکھون عنادل کے کاروان — دلکش ہے یوسف گل مصر چمن کی چاہ
کس شاہ ملک حسن کی آمد ہے باغ مین — ہر شاخ گل جھکا کے سر اپنا ہے دادخواہ
غنچے چٹخکے کہتے ہین یک رشک گل کے ساتھ — اس باغ مین ہے غیرت بلبل کا آج بیاہ
سچ پوچھے تو آج وہ نوشہ ہے زیب فرش — صد غیرت چمن ہے یقین جسکی بارگاہ
سعدین کا ہو سعد قران جانبین کو — دلہن ہے رشک مشتری دولہا ہے رشک ماہ

ہر دم دعا ہے قاضیٔ حاجات سے یہی
ہووے ترقی دولت و اقبال و عمر مین
مخدوم کو سو خادمِ ذیشان مبارک آج
سالِ مسیحی لکھدیا فرحت نے۔ واہ واہ

تا دورِ چرخ دونو کی الفت کی ہو نباہ
ہر ایک لحظہ ہر گھڑی ہر روز و سال و ماہ
کیلن خسر کو بھی یہ پھبتا کرے الٰہ
نوشہ بنا غلامِ رسول اب بہ عز و جاہ
۱۹

قطعۂ تاریخ تعمیر مکانِ مشفقی مکرمی جناب محمد عثمان صاحب تاجر دام عنایتہ

صد شکر کہ صانع دو عالم ۔۔۔ از لطف و نوازش و عنایت
داد از آغاز حسنِ انجام ۔۔۔ این کاخ بلند را بسرعت
ہر در در کارخانۂ سحر ۔۔۔ غرفہ غرفہ طلسمِ حیرت
دیوار بصورت آبگینہ ۔۔۔ اک مجمع نور فی الحقیقت
پر لطف ستون چو ساعدِ حور ۔۔۔ سروِ جنت بقد و قامت
ہر شمع فروغ بخش انجم ۔۔۔ قندیل بنور مہر طلعت
اینک کہ بہر طرف مہیا ۔۔۔ سامانِ سرور و سازِ عشرت
ارباب نشاط چون بم و زیر ۔۔۔ آمیختہ باہم از مسرت
گہ دیدۂ آسمان نہ دیدہ ۔۔۔ در رفعت و شان چنین عمارت
توصیفِ مکین چہ طرازم ۔۔۔ ہم رنگِ مکان بلند ہمت
ذیعزت و ذیوقار و ذیشان ۔۔۔ دارائی زمان بشان و شوکت

تعریفِ مکان نہ قابلِ حصر	تحمیدِ مکین فزون ز طاقت

گفت از سر انبساط فرحت
قایم بادا مقامِ عشرت
۱۲

قطعۂ تاریخ کتخدائی برخوردار عزت آثار محمد عباس صاحب طول عمرہ خلف الصدق جناب ممدوح

کتخدا گشت چو از فضلِ خدا	ابنِ عثمانِ عنایات اساس
چمنِ آرزوِ ما شاداب	بہ سحابِ طرب افزون نہ قیاس
رنگ چون ریخت امیدِ عشرت	گشت کافور ازین بزم ہراس
بر سرش کرد فدا از خورشید	زیبِ تن کرد چو شاہانہ لباس

گفت فرحت سِ مسعود۔ بہ جاہ
گشت نوشاہ محمد عباس
۱۳۰۲

قطعۂ توشیحۂ تاریخیہ در تہنیت شادی برخوردار سعادت نشان غلام غوث خان صاحب تاجر طول عمرہ فرزند رشید جناب یعقوب خان صاحب تاجر مرحوم و مغفور

۶	و	دولہا کیون نہ ہو عشاق کو پھر آئی بہار	آج گلزارِ تمنا کے ہوے نخل نہال	۱	۱
۵	ھ	ہر گلستان ہے رہا غیرتِ بزمِ جمشید	خم ہے گر غنچہ تو گل جام می پر رنگ ال	خ	۶۰۰

١	ا	اودی اودی ہے گھٹا ٹھنڈی ہے ہوا	نشۂ بادہ سے نرگس کی ہوئیں آنکھیں لال	ن	٥٠
٩٠	ص	صبحدم رقص صبا مرغ چمن نغمہ سرا	الغرض سرو کھڑا موج کے پہنے خلخال	ا	١
٨	ح	حال گلشن کی ہوا کا ہو اگر زیب رقم	بار ور کلک ہو تاثیر سے سرسبز ہو نال	ب	٢
٥	ە	ہے لب جو پہ ہم آغوش صنوبر قمری	وصل گل سے ہے ہر اک بلبل خوشگو خوشحال	و	٦
١٠	ی	یاسمن عطر دلاویز پہ اترا تا ہے	ناز سے سنبل پیچان ہی کہڑی کہولے بال	ن	٥٠
٦	و	وہ طرب خیز سماں ہے کہ جو زاہد دیکھے	شوق قلقل مین وہین توبہ کا قل ہو بے حال	ش	٣٠٠
١	ا	اک اچنبھا ہوا مجھکو دم گلگشت کہ یان	ہے خوشی کیسی کہ کہتی ہین دنیا مین مثال	ە	٥
٢	ب	بے تامل یہ کہا ہین نے تو سوسن نے وہین	ہو کے سو جان سے خرم یہ پڑہا سحر حلال	ە	٥
٩٠	ص	صبحدم ہو گئے نوشاہ غلام غوث آج	دہر ہے وقف طرب روز و شب اے فرخ فال	د	٤
٣	ج	جملہ احباب و اعزا کو مبارک ہو خوشی	اور نوشہ کو عروس مہ رو نیک خصال	ا	١
٥	ە	ہے دعا حق سے رہین دونو بہم شکر و شیر	وصل کا نخل ثمر لائے بفضل فضال	و	٦
٣	ج	جام عشرت سے ہوں تا دور رہ و خور مخمور	لب پہ ہے ورد کرے قاضی حاجات اقبال	ل	٣٠
١	ا	آجکل باغ اجابت بہ عنایت شاداب	لائیگی برگ و ثمر میری دعا کی ہر ڈال	ل	٣٠
		کلک فرحت نے لکھا سال یہ توشیح مین واہ	خانہ صنا ہوئے نوشاہ بہ صد جاہ و جلال	غ	

قطعہ تاریخیہ توشیحیہ تہنیت شادی مشفقی و مکرمی جناب سید مصطفی

صاحب خطیب مسجد کتوال دام اشفاقہ

٥	ہ	ہوا بدلی ہے پھر گلشن کی کچھ بدلی سی چھائی ہے	وررود در شبنم سے ہے گلستان کی اور ہی رنگت	و	٦
١٠	ی	یہ ہے جوش نمو گر دست زاہد سے گرے نیچے	ہو نخل پر ثمر کی دانہ تسبیح مین نضرت	ہ	٥
١٠	ی	ید بیضا کا دعوی یاسمن کو کیا ہی بیجا ہے	نسیم روح افزا مین دم عیسی کی ہے حالت	ن	٥٠
١	ا	ادہر ہے شور قلقل اور ترنم سنج ادہر بلبل	ابہی ہے چشم نرگس مین خمار بادۂ عشرت	ا	١
٣	ج	جدہر دیکھو ادہر ہین شیخ صاحب گرم مے نوشی	سو اب بخت رنگی اہل وحدت سے ہوئی شرکت	س	٦٠
١٠	ی	یراق عیش و سامان طرب ہر جا مہیا ہے	دملے بجگئے پہلے ہے اب قرنا کی نوبت	د	٤
٤٠	م	ملاہی کی مناہی ہو گئی شامل مباحی سے	صفا و درد ملکر اک انوکھا ہو گیا شربت	ص	٩٠
٩	ط	طرب انگیز گلزار جہان کا جب سمان دیکھا	فضا جانفزا ہے دل کی دامنگیر تہی حیرت	ف	٨٠
١٠	ی	یہ غنچے کے دہن ہے پہول جھڑتے تھے گلستان مین	بٹھاؤ کون ہین رونق فزای مسند عزت	ن	٥٠
٦	و	وہ عالیجاہ اب فضل خدا سے ہو گئے نوشاہ	شرافت دست بستہ جنکی ہر آن کرتی ہے خدمت	ش	٣٠٠
٥	ہ	ہوا دکی بزم دلہن روز و شب و دمی عشرت	بر نخل تمنا کی چکھے آٹھون پہر لذت	ب	٢
٩٠	ص	صدائین کیون نہ اٹھینگی مبارک اور سلامت کی	دکھائی بعد مدت چرخ نے یہ محفل عشرت	د	٤
٧٠	ع	عروج اختر صبح سعادت روز افزون ہو	زر و اموال مین برکت ہو وافر عمر اور دولت	ز	٧
٤٠٠	ت	تلاش سال تزویجی اگر ہے لکھ مہ فرحت	ہے ہے مین آج سید مصطفی نوشہ بصد عزت ١٣٢٦		

١٣٢٨

سنہ

در مطبع نافع الاسلام واقع مدراس

1910